ب)بہترین عملی طریقہ

(جیو کے منشور پر روزمرہ عملدرآمد کے متعلق رہنما خطوط)

ورکنگ ڈرافٹ

ورژن:1.0

تاریخ:12جولائی2012 1

اعلان لاتعلقی(Disclaimer)

یہ ضابطہ اخلاق ان خواہشات اور بلند معیارات پر مبنی ہے جن پر جیو کی انتظامیہ اور جیو کی ٹیم پیشہ ورانہ انداز میں عمل کرنا چاہتی ہے۔ معیار کا اندرونی پیمانہ ہونے کے باعث اس ضابطے یا اس کے کسی حصے کو کبھی بھی جیو گروپ کی کسی کمپنی، جیو انتظامیہ کے کسی رکن یا جیو گروپ سے وابستہ کسی صحافی کے خلاف دعویٰ دائر کرنے کے لیے استعمال نہیں کیا جاسکتا، اگر وہ دعویٰ بصورت دیگر قانون کی عام دفعات کے زمرے میں نہیں آتا۔ اس ضابطہ اخلاق کو اختیار کرنے سے پاکستانی قوانین کے تحت جیو گروپ سے وابستہ کمپنیوں اور جیو ٹیم کے ارکان کی قانونی ذمہ داریوں میں نہ تو اضافہ ہوگا، نہ کمی واقع ہوگی۔

ب)اندرونی ضابطہ اخلاق: رہنما خطوط اور بہترین عملی طریقہ

1۔ درستی

الف) ہم ایسی کوئی چیز نشر نہیں کریں گے جسے غلط، یا بے بنیاد یا بدنیتی پر مبنی سمجھا جاتا ہے یا جس کے لیے یہ یقین کرنے کی کافی وجوہات موجود ہیں کہ وہ چیز غلط، بے بنیاد یا بدنیتی پر مبنی ہے۔

ب) ہم درست ہونے کی کوشش کریں گے اور سچ دکھائیں گے۔ رفتار سے زیادہ اہمیت سچائی کی ہوتی ہے کیونکہ اس سے درست حقائق تک پہنچنے میں مدد ملتی ہے۔ صداقت کو مسابقت اور ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی دوڑ پر قربان نہیں کرنا چاہیے۔ ہم سچ تک پہنچنے کے لیے تمام متعلقہ حقائق کا جائزہ لیں گے۔ ہماری تاثراتی رپورٹ (reportage) کا ذریعہ اچھا ہوگا اور یہ مضبوط شہادت پر مبنی ہوگی۔ جو بات ہمیں معلوم نہیں ہے اس کے متعلق ہم دیانت داری اور کھلے پن کا مظاہرہ کریں گے اور بے لگام قیاس آرائی سے گریز کریں گے۔

ج) ہلاک و زخمی ہونے والوں کے ابتدائی اندازے اکثر درست ثابت نہیں ہوتے۔ اگر مختلف ذرائع سے مختلف تخمینے حاصل ہوں تو ہمیں چاہیے کہ ہم یا تو ایک مخصوص حد کی رپورٹ دیں یا اس ذریعہ کو تلاش کریں جس کے پاس سب سے زیادہ اتھارٹی ہو اور اس اندازے کو اس سے منسوب کریں اور ایسی معلومات کے ذریعے کا کھلے پن سے اعتراف کریں۔

2۔ وضاحت کی تشریح

الف) ہمارا مقصد یہ ہے کہ کبھی اپنے ناظرین کو گمراہ نہ کریں اور ہمیشہ ان کے جاننے کے حق کا تحفظ کریں، تاکہ وہ خود اپنی رائے قائم کرسکیں اور محفوظ انداز میں ہمارے مواد کو ہضم کریں اور ہمارے فلسفے کو سمجھیں۔ ہم اپنے ناظرین کے اس حق کا تحفظ کرنے کے لیے انتہائی سنجیدگی کا مظاہرہ کریں گے اور خصوصاً ذیل میں دیے گئے سمعی و بصری ترک دعویٰ اور یاددہانیوں کی حفاظت کریں گے۔

i۔ مفادات کا تصادم

1۔ اندرونی تضادات: یہ ایک ذاتی تعصب ہوسکتا ہے، مثلاً اسکرین پر ایک کرائم رپورٹر کہتا ہے کہ ''میں پولیس کے بارے میں کوئی قابل اعتراض بات کہہ سکتا ہوں کیونکہ میرا خاندان حال ہی میں ان سے متاثر ہوا ہے''۔

ii۔ حقیقت اور رائے (رائے کے لیے سیکشن 22 کا حوالہ)

iii۔ پی جی 1/ تشدد۔ بچے نہ دیکھیں

iv۔ ہمیں معمول کے انداز میں بات کرنی چاہیے اگر ہماری رپورٹس سینسر یا مانیٹر کی جارہی ہیں یا اگر ہم معلومات روک لیتے ہیں، اور جہاں ممکن ہو ان قواعد کی وضاحت کریں جن کے تحت ہم کام کررہے ہیں۔ ہم ناظرین، سامعین اور قارئین کے سامنے صاف گوئی کا مظاہرہ کریں گے اور اگر سیکورٹی وجوہات ہوں تو انہیں بتائیں گے کہ کسی معلومات کو کیوں روکا گیا ہے۔

1 پی جی: والدین کی رہنمائی کے انتباہ، بچے نہ دیکھیں اور ترک دعویٰ

پیمرا کے کوڈز

1۔ جب ہمیں اس قانون یا ضابطے پر عمل کرنا پڑتا ہے جس سے ہم اداراتی سطح پر اتفاق نہیں کرتے، اور جو ہوسکتا ہے کہ ہمارے آئینی حقوق کے خلاف ہو تو ایسی صورت میں ہم اپنے ناظرین کو ان پر جبری عملدرآمد کی وجوہات سے آگاہ کریں گے۔

3۔ پرائیویسی

الف)اعلیٰ افسران اور اہم شخصیات کو پرائیویسی کا وہ حق حاصل نہیں ہوتا جو عام شہریوں کو دیا گیا ہے۔

ب) جیو سب کی پرائیویسی کا احترام کرے گا، جب تک خاطر خواہ ''مفاد عامہ'' موجود ہے۔

ج) مفاد عامہ کی کوئی ایک تعریف موجود نہیں، ذیل میں دی گئی تعریفیں اس میں شامل ہیں لیکن یہ ان تک محدود نہیں:

i۔ جرم کو بے نقاب کرنا یا سراغ لگانا۔

ii۔ اہم سماج مخالف رویے کو بے نقاب کرنا۔

iii۔ کرپشن یا ناانصافی کو بے نقاب کرنا۔

iv۔ قابل ذکر نااہلیت یا غفلت کو بے نقاب کرنا۔

v۔ عوام کی بھلائی اور سلامتی کا تحفظ کرنا۔

vi۔ عوام کو کسی بیان یا کسی فرد یا تنظیم کے اقدام سے گمراہ ہونے سے بچانا۔

vii۔ وہ معلومات افشا کرنا جس سے لوگوں کو عوامی اہمیت کے معاملات کے بارے میں زیادہ باخبر فیصلہ کرنے میں مدد ملتی ہو۔

viii۔ آزادی اظہار میں از خود مفاد عامہ کا ایک عنصر بھی موجود ہے۔

ix۔ اس بات پر غور کرتے ہوئے کہ عوامی مفاد کیا ہے ہمیں یہ بھی مدنظر رکھنے کی ضرورت ہے کہ عوام کے پاس پہلے سے اس ضمن میں کون سی معلومات موجود ہیں یا عوام کے سامنے آنے والی ہیں۔

د) جنسی جرائم کے واقعات میں بچوں، کم عمر افراد اور خواتین کے خلاف گھناؤنے جرم میں نام یا شناختی تصاویر کسی کی اجازت کے بغیر شائع نہیں کی جائیں گی۔

ہ) پرائیویسی سے متعلق مسائل پر مواد منتخب کرتے وقت سینئر اداراتی کنٹرول کی مشق کی جانی چاہیے۔

4۔ غیر جانبداری / شفافیت / بے تعصبی

جیو ذیل میں دیے گئے اصولوں اور رہنما خطوط کی پاسداری کرتے ہوئے غیر جانبداری، شفافیت اور بے تعصبی کو برقرار رکھے گا:

الف) ہم خبروں اور حالات حاضرہ کی غیر جانبدار کوریج کریں گے تاکہ شفاف اور باخبر بحث کو فروغ دیا جاسکے۔

ب) ہم وقت کے مناسب دائرے میں ایک مناسب متوازن سروس فراہم کرنے کی کوشش کریں گے جو متنوع موضوعات اور آرا کی نشریات پر مشتمل ہوگا۔

ج) ہم کئی قسم کے خیالات کی عکاسی اور متضاد آرا دریافت کرنے کی کوشش کریں گے تاکہ فکر کا کوئی قابل ذکر گوشہ مخفی نہ رہ جائے یا اس کی نمائندگی کم ہو۔

د) ہم شرکا کے انتخاب کے ساتھ ساتھ انہیں دیے جانے والے سوالات اور جواب دینے کے وقت میں غیر جانبداری اور شفافیت کو برقرار رکھیں گے۔

ہ) ہم اپنے پروگراموں میں افراد یا تنظیموں سے غیر منصفانہ یا غیر شفاف سلوک سے گریز کریں گے۔

و) پروگرام کی ایڈیٹنگ کرتے وقت ہم اس میں تمام افراد کے حصے کو مناسب نمائندگی دیں گے۔

ز) ہم کسی بھی مبینہ غلط حرکت یا نااہلیت کو پیش کیے جانے کی صورت میں کسی پروگرام کے تمام شرکا کو اس کا جواب دینے کا مناسب اور بروقت موقع فراہم کریں گے۔ ہم کسی شریک شخص سے نامناسب سلوک کریں گے نہ کسی بیان کو منقطع کرکے بریک پر جائیں گے۔

ص) اگر ہم کسی شخص یا دلچسپی رکھنے والے فریق کو کسی پروگرام میں بحث کے لیے مدعو کریں اور وہ اس سے انکار کردے یا رائے نہ دینے کا فیصلہ کرے تو ایسی صورت میں ہم عوام پر اس بات کو واضح کریں گے۔

ض) ہم پاکستان پینل کوڈ میں کی گئی وضاحت کے مطابق کوئی ایسا مواد نشر نہیں کریں گے جو بلیک میلنگ کے زمرے میں آتا ہو اور نہ ہی کسی شخص پر الزام لگائیں گے۔

ط) ہم اس بات کی کوشش کریں گے کہ جب بھی حزب اختلاف کا نمائندہ ہو تو حکومت کا نقطہ نظر شامل کیا گیا ہے۔ ہم حکومتی نمائندوں کی ایک فہرست بنائیں گے جنہیں پروگرام میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی لیکن انہوں نے اس سے انکار کردیا یا وہ دستیاب نہیں تھے۔ ضرورت پڑنے پر یہ فہرست باقاعدہ بنیادوں پر وزارت اطلاعات کو فراہم کی جائے گی۔

ظ) ہم اپنے پروڈیوسرز اور میزبانوں کے ذریعے حقیقت سے متعلق اغلاط کو فوری طور پر درست کرنے کی کوشش کریں گے اور اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ اس میں کی گئی درستگی آئندہ پروگرام میں شامل کی جائے۔

ف) ہم پیشہ ورانہ مہارت، توازن اور برداشت کی مشق اور اس کا پرچار کریں گے۔ تاریخی طور پر دباؤ کے آگے ہمارے نہ جھکنے کا ایک اہم سبب یہ تھا کہ ہمیں عملی طور پر ذاتی ہونے اور معاون بننے اور حزب اختلاف کے مقابلے میں اسٹیبلشمنٹ کا ساتھ دینے کے لیے کہا گیا تھا۔ تاہم، ہم محتاط ہیں اور کسی ایک پارٹی کے حق میں غیر جانبداری کے ان اصولوں پر سمجھوتہ نہیں کرنا چاہتے۔

ک) ہم کسی کے فریق نہیں بنیں گے۔ ہمارا پہلے دن سے یہی موقف ہے۔ ہم حقائق پر توجہ مرکوز کریں گے۔ اگر کوئی تعصب ہوگا تو یہ انصاف سے تعصب کے مساوی ہوگا، عدلیہ سے نہیں، جمہوریت سے نہ کہ سیاست دانوں سے، ریاست سے نہ کہ حکومت سے اور احتساب سے نہ کہ انتقامی کارروائی سے۔ اگر کوئی تعصب ہوگا تو وہ سچ کے لیے ہوگا اور ایک ترقی پسند اور روادار پاکستان کی خاطر ہوگا۔

گ) ہم ہر ایک کے خیالات کے لیے رواداری کا مظاہرہ کریں گے اور اس پر زور دیں گے۔ ہم جیو میں اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ چیزوں کو ذاتی لحاظ سے نہ لیا جائے اور چاہے ہم پر بے انصافی سے حملہ کیا جائے ہم متوازن ردعمل ظاہر کریں گے اور الزام لگانے والے کی رائے بھی دیں گے۔

ل) ہمارے میزبان شو کے دوران بہت زیادہ جذباتی انداز کا مظاہرہ کرنے سے باز رہیں گے خصوصاً عدم یقین کے تاثرات، سر ہلانا، ایسے بناوٹی انداز جنہیں مہمان کا مذاق اڑانا سمجھا جائے، شدید طنز اور بے ربط مداخلت جو بدمزاجی کے قریب ہو۔

م) ہمارے بولنے کا انداز جتنا ممکن ہو سکے اتنا غیر جانبدارانہ ہوگا اور ہر مہمان کے ساتھ اتنا ہی مہذب رویہ اختیار کیا جائے گا جتنا دیگر مہمانوں سے روا رکھا جاتا ہے۔ میزبان کی جانب سے تمسخرانہ رائے زنی اور ملامتی ہنسی سے گریز کیا جانا چاہیے۔

ف) ہمارے میزبان ایسی یک طرفہ مداخلتیں نہیں کریں گے جن سے تعصب کی عکاسی ہوتی ہو۔ ایسی کسی بھی غلطی کا ارتکاب ہوا تو اسے ایڈٹ کر دیا جائے گا۔

نا قابل قبول مثالیں:2

اس دستاویز میں دی گئی دو مثالیں توضیحی ہیں تا کہ بہتر انداز میں سمجھا یا جا سکے۔

i۔ بالکل غلط، ایسا نہیں ہے، ایسا نہیں ہے۔۔۔۔۔ (تضاد)

ii۔ آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں، بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں (اتفاق)

iii۔ چلانا یا بلند آواز سے کسی مہمان کو مسترد کر دینا۔

5۔ الزامات

الف) جیو سنگین الزامات کو رپورٹ کرتے وقت عام حالات میں براہ راست two-ways unscripted (جیسے بیپرز) کو استعمال نہیں کرے گا۔

ب) ہم کسی مہمان کو اس وقت تک کسی پر کوئی الزام لگانے کی اجازت نہیں دے سکتے جب تک وہ شخص یا اس کا نمائندہ مناسب وقت میں اپنے دفاع کے لیے وہاں موجود نہ ہو۔

i۔ مناسب وقت:

1۔ بیپر: الزام لگانے کے فوراً بعد یا فوری طور پر۔

2۔ اسی پروگرام میں، مہمان کی موجودگی یا آڈیو کے ذریعے۔ آئیڈیل صورتحال مہمان کی موجودگی ہوگی اگر اس پر الزام عائد کرنے والا موجود ہے تو۔ اگر کسی وجہ سے جواب دہی کرنے والا وہاں نہیں آ سکتا تو اس بات کو واضح کیا جائے گا کہ وہ بے قصور ہے اور یہ کہ اسے فوراً اگلے پروگرام میں اپنا دفاع کرنے کا موقع دیا جائے گا۔

ج) الزام کا مفاد عامہ میں ہونا ضروری ہے۔

د) الزام کسی ایسے ذریعہ کی جانب سے لگایا جائے جس کی ساکھ اور اعتبار ثابت شدہ ہو اور جو ایسی پوزیشن میں ہو کہ اسے زیر بحث واقعات کے بارے میں خاصی معلومات ہوں تا کہ اس بات کا یقین کرنے کی مضبوط وجہ ہو کہ لگایا جانے والا الزام قابل بھروسہ ہو سکتا ہے۔

ہ) ایسے امور جن میں ماضی کے جرم کا اعتراف نہیں کیا گیا یا قانونی فیصلہ نہیں سنایا گیا، ہمارے میزبانوں/اینکرز کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ براہ راست الزام لگانے کے بجائے تجویز کرنے کے انداز میں الزامات لگائیں۔

i۔ نا قابل قبول مثال:

1۔ آپ نے ملک توڑا۔

ii۔قابل عمل مثال:

1۔اب ج رپورٹ/ شخص/ فیصلے کے مطابق آپ نے ملک توڑا(بہتر مثال)۔

2۔کہا جاتا ہے آپ نے ملک توڑا۔

6۔دفاع وسلامتی:

الف)ہمیں ایسی کوئی چیز نشر نہیں کرنی چاہیے جو بے قابو/بلا حجت آرا پر مبنی ہو، جس سے ملک کے دفاعی اثاثوں اور صلاحیتوں کے امیج اور سیکورٹی کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو اور اس کے امیج کو مثبت رکھنے کے لیے ہم سے جو کچھ ہوسکا وہ ہم کریں گے۔

ب)ایسے کسی بھی مواد کو نشر کرنے سے قبل آئی ایس پی آر سے ضرور مشورہ کیا جانا چاہئے۔

ج)ناقابل قبول مثال:

i۔پاکستان کو جوہری ہتھیار نہیں بنانا چاہیے۔

ii۔پاکستان کو اپنے جوہری ہتھیاروں کو تباہ کردینا چاہیے۔

iii۔پاکستانی جوہری تنصیبات کو امریکا کے حوالے کردینا چاہیے کیونکہ یہ ہتھیار جہادیوں کے ہاتھ لگنے کا خطرہ ہے۔

د) قابل قبول مثال:

i۔دفاع کے حوالے سے قوم کے خدشات کو دور کیا جائے۔

ii۔ہماری پالیسی حملے میں پہل کرنے کی نہیں ہونی چاہیے۔

iii۔ایٹمی فضلے کو ٹھکانے لگانے سے ماحول کو نقصان پہنچ رہا ہے، ہمیں اس مسئلے کو ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

7۔عسکریت پسند اور دہشت گردی

ہماری نشریات:

الف)دہشت گردی یا دہشت گرد سرگرمیوں یا دیگر جرائم کی سرگرمیوں یا پاکستان پینل کوڈ یا کسی بھی اور نافذ قانون میں واضح کردہ جرم کی تشہیر، اعانت، ترغیب اور ہمدردانہ تصویر کشی نہیں کرنی چاہیے۔

ب)تشدد یا ملک میں امن وامان برقرار رکھنے کے منافی کسی بھی اقدام پر اکسانا نہیں چاہیے۔

ج)دہشت گردی کے واقعات کو فوری، درست، مکمل طور پر اور ذمہ داری سے رپورٹ کرنا چاہیے۔ بے احتیاطی سے جذباتی یا اہم فیصلوں پر مبنی الفاظ استعمال کرنے سے ہماری ساکھ متاثر ہوتی ہے۔

د)رپورٹنگ کرتے ہوئے واضح امتیاز کریں۔''دہشت گردی کا منفی ہونا'' اور ''دہشت گردی کو فروغ دینا'' کے تصورات کے درمیان۔

ہ)خودکش بمباروں کا نشانہ بننے والے افراد کے اہل خانہ کی کوریج کی جاسکتی ہے۔

و) بیان دینے والے یا اعلانات کرنے والے خودکش بمباروں، دہشت گردوں، عسکریت پسندوں اور انتہا پسندوں کی ویڈیو فوٹیج کی کوریج نہیں کرنی چاہیے جن سے دہشت گرد سرگرمیوں یا دہشت گردی کو اعانت یا ترغیب ملے۔

i۔ہمیں مزید احتیاط برتنی چاہیے جب ایسا مواد آن ایئر ہو رہا ہو اور بحث اور مباحثے کے ذریعے یہ واضح کرنا چاہیے کہ دہشت گردی کسی بھی صورت میں قابل قبول نہیں ہے اور ''بلاشبہ منفی'' اقدام ہے۔اس براڈ کاسٹ میں اعلانِ لاتعلقی (Disclaimer) کے ساتھ ساتھ کسی ماہر کی رائے کو بھی شامل کیا جانا چاہیے۔

ii۔عسکریت پسندوں، جہادیوں، خودکش بمباروں کے لیے ہمارے اینکر، میزبان یا نیوز کاسٹرز ''شہید'' کا لفظ استعمال نہیں کریں گے۔ہم عمومی لحاظ سے اس لفظ کو استعمال کرنے سے گریز کریں گے کیونکہ یہ ایک مشکل فیصلہ ہوتا ہے جو توہین آمیز بھی ہوسکتا ہے کیونکہ صرف خدا ہی جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں حقیقی شہید ہوا ہے اور کون نہیں۔

و)ناقابل قبول مثالیں:

i۔خودکش بمباروں/دہشت گردوں کی قبر پر جانا اور انہیں یہ کہتے ہوئے کہ وہ ''شہید'' ہیں اور قبرستان کے گرد خوشبو موجود ہے، انہیں قومی/مذہبی ہیرو کا درجہ دینا۔

ii۔لال مسجد والوں کی مدد کے لیے فرشتے آئے تھے۔

iii۔جنرل مشرف کا قتل کرنا واجب الاسلام ہے: اسامہ بن لادن

ز) قابل قبول مثالیں:

i۔عسکریت پسندوں نے کچھ نئے علاقوں پر قبضہ کرلیا(بشرطیکہ آئی ایس پی آر کا ورژن دیا گیا ہو،خبر کے فوراًبعد)

ii۔ پاکستانی فوج کوسوات سے باہر نکال دیں گے۔مولانا سراج

iii۔ہمیں ہمیشہ تمام مسائل کوحل کرنے کے طریقوں پر مذاکرات اور بات چیت کرنی چاہیےاورتشدد کو آخری حربے کے طور پر استعمال کیا جانا چاہیے۔

8۔جرم اور تشدد:

ہم نہیں کریں گے:

الف) تشدد یا دہشت گردی یا ایسا کام کرنے والوں یا امن وامان برقرار رکھنے کے خلاف برسرپیکار افراد کی حوصلہ افزائی، ترغیب، اکسانا، تائید، مدد۔

ب) تشدد یا جرائم کو پرکشش یا تنازعات کا قابل قبول حل بنا کر پیش کرنا۔

د) مخصوص گروہوں کے خلاف تشدد کی ترغیب جن کی شناخت نسل، قومی یا نسلی ماخذ، رنگ، طبقے، مذہب، جنس، جنسی رخ بندی، عمر یا ذہنی یا جسمانی معذوریوں کے حوالے سے ہو۔

ہ) کوئی ایسی فوٹیج دکھانا جو صدمہ، بے حسی یا غیر انسانی اثر کا باعث بنے اور جس کا نتیجہ نفسیاتی بیماری یا غیر سماجی رویوں یا رویے، خصوصاً کم عمر افراد میں ایسے رجحانات پیدا کرنے کا باعث بنے۔

ز) ناظرین کو ایسے مواقع فراہم کرنا کہ وہ مجرموں کے طرزعمل کی نقل کریں اور اس طرح جرائم کرنے کی حوصلہ افزائی ہو۔

9۔انسانی مصائب اور کرب

الف) انسانی مصائب اور کرب ایسی خبریں ہیں جن سے ایسے مزید مصائب کو روکنے میں مدد مل سکتی ہے۔ہم اس میں ملوث افراد کی نشاندہی کرنے کے ساتھ ساتھ ایسے جرائم کا ارتکاب کرنے والوں کے خلاف آگاہی اور عوامی حمایت حاصل کریں گے۔تاہم، انسانی مصائب کے اثرات کو محض سنسنی خیز بنانا اور صرف کرب کے عوامل پر توجہ دینے سے گریز کرنا چاہیے۔

ب) خون خرابے، لاشوں اور انسانی اعضاء اور شدید زخمی افراد کی گہرے فوکس والی اور نمایاں ناگوار تصاویر استعمال کرنے سے گریز کیا جائے گا، خواہ وہ فوٹیج براہ راست یا ریکارڈ شدہ ہو۔(اس میں قدرتی آفات اور دہشت گردی دونوں قسم کی تصاویر شامل ہیں)

ج) جیو ایسے واقعات کی براہ راست کوریج کے دوران ہدایات اور یاددہانی کرائے گا کہ جس مقام پر دھماکا ہوا ہے، وہاں کیمرا مین کسی بھی قسم کے جسمانی اعضاء پر کیمرہ زوم (zoom) نہیں کرے گا۔آن لائن پروڈیوسروں کو ہدایات اور یاددہانی کرائی جائے گی کہ وہ ایسے کلپس (clips) کو ایڈٹ یا دھندلا (blur) کردیں۔

د) ایسی نشریات کے دوران اردو اور انگریزی زبانوں دونوں میں پی جی، بچے نہ دیکھیں، وارننگ (disclaimers) اسکرین پر موجود رہے گی اور ہمارے اینکرز کی جانب سے زبانی وارننگز بھی دی جائیں گی۔

ہ) جب ہمیں پتہ چلے کہ کوئی خاصی پریشان کن فوٹیج دکھائی جانے والی ہے تو وارننگ کے ساتھ ساتھ حقیقی فوٹیج دکھانے سے قبل بصری (visual) وارننگ بھی کم از کم 30 سیکنڈ تک آن ایئر (on air) جائے گا۔

10۔مظاہرے، گڑبڑ اور فسادات

الف) مظاہروں، گڑبڑ اور فسادات کی جامع کوریج کرنا ہماری نیوز رپورٹنگ کا ایک اہم حصہ ہے، جس سے اس میں ملوث افراد کی گرفتاری میں مدد مل سکتی ہے۔

ب) تاہم یہ بات اہمیت کی حامل ہے کہ نشر کرنے سے قبل ہم اس مواد کو پیشگی دیکھ کر اس سے مزید گڑبڑ پھیلنے کے امکانات جانچ لیں۔

د) اگر ہمیں اس بارے میں خاصے شکوک ہوں کہ ہم صورتحال کو مزید بگاڑ رہے ہیں تو ہمیں فوری طور پر اپنی کوریج/فوٹیج روک دینی چاہیے۔

ہ) جب محاذ آرائی کے ایک طرف بیٹھے رپورٹرز کے لیے ایک مجموعی نقطہ نظر بنانا مشکل ہو رہا ہو تو ان کے مواد کو نشر کرنے کے لیے ایک وسیع تناظر دینا چاہیے۔

و) کسی احتجاجی ریلی یا جلسے کے حجم کا احوال بیان کرتے ہوئے اضافی احتیاط کی جائے گی کہ اس میں موجود افراد کی تعداد کے بارے میں مبالغہ آرائی نہ کی جائے اور قریب ترین اندازوں پر اداراتی تعاون حاصل کیا جائے۔

11۔براہ راست نشریات

الف) براہ راست رپورٹنگ کرتے ہوئے ہمیں ترجیحی طور پر تاخیر کا ایک طریقہ کار نصب کرنا چاہیے۔تاہم، اگر تشدد یا بدنظمی کی سطح بہت زیادہ گرافک ہو جائے یا ایسا ہو جانے کی توقع ہو تو پھر ہم براہ راست نشریات روک کر مواد کو ریکارڈ کرلیں گے تاکہ اسے کسی ایڈٹ شدہ رپورٹ میں استعمال کیا جا سکے۔

12۔احترام

الف)نیوز پروگراموں اورسنجیدہ ٹاک شوز(talk shows)میں خاصے جارحانہ مذاق،الفاظ،گانے،مکالمے اورسب ٹائٹلز(subtitles)نشرنہیں کرنے چاہییں۔

ب)جیواس بات کویقینی بنائے گا کہ ٹاک شوزاور نیوز پروگراموں میں ایسا موادشامل نہیں ہوگا جو بے ہودہ یا غیر ضروری طور پر امتیازی مواد یا رائے پرمشتمل ہے،جوکہ نسلی،قومی یا نسلی ماخذ،رنگ،مذہب،عمر،جنس،جنسی رخ بندی(orientation)،ازدواجی حیثیت یا جسمانی یا ذہنی معذوری جیسے مسائل پرمبنی ہو۔

ج)ایسی اسٹریوٹائپ امیجز(images)کی شناخت کا منفی اثر مرتب ہوسکتا ہے،اسے دکھانا ہماری ذمہ داری ہے،اپنی بہترین صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے:جنسی کردار کے اسٹیریوٹائپ سے متعلق مسائل پر باشعور حساسیت کا مظاہرہ،استحصال سے باز رہتے ہوئے،اوراپنے پروگراموں میں دونوں جنسوں کی دانشورانہ اورجذباتی مساوات کی عکاسی کے ذریعے۔

د)ہمارے میزبان،اینکرز،نیوز کاسٹرزاور رپورٹرزایک دوسرے کواور ہمارے مہمانوں کواحترام اورعزت سے مخاطب کریں گے۔

i۔ہمیں چاہیے کہ ایک دوسرے کو''تو''کے بجائے''آپ''جیسے رسمی الفاظ سے مخاطب کریں۔

ii۔جب کوئی ماہر یا ایک مہمان کسی سوال سے گریز کررہا ہو یا اس کا رویہ جارحانہ ہوتو ہمارے نمائندے ہمیشہ اس ماہر کوشک کا فائدہ دیں گے اورکسی بھی قیمت پراپنے آداب کوترک نہیں کریں گے۔ہم کسی بھی مقام پر اپنی آواز بلند نہیں کریں گے اور ہمارا لہجہ خوش اخلاق،بردبار ہونا چاہیے لیکن مستحکم تا کہ اپنا پوائنٹ پہنچاسکیں اورصورتحال پرقابو پالیں۔

13۔سیاسی طنزاورمضحکہ خیزی

ہم ایک دوسرے کےنظریات کے لیے رواداری پر یقین رکھتے ہیں اورفیڈ بیک سے ہمیں اختلافات پرقابو پانے میں مدد ملے گی نہ کہ ان کی وجہ سے تقسیم کر دیا جائے۔یہ ہمارے ملک اور ہمارے عوام کوایک زیادہ ترقی پسند اور پرامن معاشرے کی سمت لے کرجائے جو ہم سب کا حق ہے۔اس فلاسفی کے تحت کہ ہم اپنے لیڈروں سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ ہلکے انداز میں کی گئی رائے زنی پر رواداری کا مظاہرہ کریں۔تاہم ایسا کرتے ہوئے ہم ذیل میں دی گئی چیزوں کے متعلق محتاط رہیں گے:

1۔رواداری کے فلسفے کا ابلاغ کرنے کے متعلق ہم ایک ترک دعویٰ دینے کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کی رواداری کی تعریف کریں گے جنہیں اس پروگرام میں دکھایا جارہا ہے۔

الف)اپنے آپ پر ہنسنے کی صلاحیت رواداری کی بہترین مثال ہے۔رواداری سے ہمیں اپنے اختلافات پر قابو پانے میں مدد ملے گی اوران سے کچھ سیکھنا ممکن ہوگا۔ہم ایسے پروگراموں میں سرکاری ملازمین اورشخصیات کی جانب سے رواداری کے مظاہرے پران کے شکرگزار ہیں۔اپنے آپ پر ہنس کے جیو۔

2۔ہم سیاسی طنزاورتمسخراڑانے کے درمیان امتیاز پیدا کریں گے۔تمسخراڑانے کا مطلب ایسی بات جو اخلاق سے گری ہواورآپ اپنے خاندان کے ساتھ دیکھتے ہوئے اطمینان محسوس نہیں کریں گے۔ہم ایسے مواد سے گریز کریں گے جونجی اورذاتی نوعیت کا ہو یا جس کا خاندانی زندگی کی خلوت کی تفصیلات سے کچھ لینا دینا ہو۔

3۔ہم فوج،عدلیہ اورکسی کے عقیدے کا تمسخر نہیں اڑائیں گے،جیسا کہ آئین میں ممانعت کی گئی ہے۔

4۔تمسخراڑانے اور سیاسی طنز کے متعلق یہ رہنما خطوط سیاق وسباق کے قانون کے زمرے میں بھی آتے ہیں۔اس لیے کسی پر ہونے والے مزاح کی رواداری ٹاک شو کے بجائے سماجی طنز کے پروگرام میں زیادہ ہوگی۔ہمیں کسی سنجیدہ ٹاک شو میں کسی دوسرے پر ہنسنے سے گریز کرنا چاہیے۔

۵)ذاتی اورخاندانی زندگی پہلے ہی غیرعوامی ہے اورحتیٰ کہ مزاحیہ پروگراموں میں بھی جنسی حوالوں سے گریز کیا جائے گا۔

14۔ہتک عزت

الف)ہم ایسی کوئی چیز نشر نہیں کریں گے جو ہتک عزت کے قانون کے زمرے میں آتی ہو۔ہتک عزت کی تعریف میں بدنیتی اہمیت کی حامل ہے۔

15۔مذہب

الف۔جیو کسی مذہب یا فرقے یا کمیونٹی کے متعلق کسی بھی قسم کے توہین آمیز ریمارکس/مواد یا مذہبی فرقوں یا نسلی گروہوں کے بارے میں توہین آمیز تصاویر یا الفاظ کے استعمال یا گروہی اورفرقہ ورانہ تعصّبات،یا جو موادنفرت یا عدم مطابقت یا تشدد کوفروغ دے،ان سے گریز کرے گا۔

ب۔ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ بحث میں عالمی عقائد کے اعتقادات اور رسوم کا درست بیان کیا جائے گا اور ہر قیمت پر بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دیا جائے گا۔

ج۔ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ کسی فرد،مذہب کے خیالات یا عقائد یا مذہبی لقب کی غلط تصویر کشی،اس کے متعلق بری زبان کا استعمال یا امتیاز روا نہیں

رکھا جا رہا ہے، یا جس کی پرکھ عام تسلیم شدہ معیارات سے متصادم ہو۔

د۔ ہم مقدس دنوں اور مختلف عقائد وفرقوں کے بڑے تہواروں کو منانے کے متعلق مذہبی حساسیت کا احترام کریں گے اور ان دنوں میں انتہائی حساسیت کے ساتھ زیادہ محتاط رہیں گے تاکہ مواد کے غیر ضروری اور قابل اجتناب غیر قانونی ہونے سے بچا جا سکے اور ہو سکتا ہے کہ وہ مواد دیگر مواقع پر قابل قبول ہو۔

ہ۔ آؤٹ پٹ (output) میں مذہبی خیالات اور/یا کسی مذہب کے عقائد یا مذہبی لقب سے مرکزی موضوع کے طور پر ڈیل کرتے ہوئے ہمیں کسی عقیدے کی شناخت اور آؤٹ پٹ کو واضح کرنا چاہیے۔

ز۔ مذہب کو عوامی دباؤ استعمال کرتے ہوئے ریکروٹ کے لیے، یا تمسخر اڑانے یا کسی براہ راست پروگرام میں قران وحدیث وتفسیر کا حوالہ دیتے ہوئے ذاتی سیاسی نکتے کو ثابت کرنے کے لیے اس جگہ استعمال نہیں کرنا چاہیے جہاں کم از کم دو متعلقہ اور معروف علمائے دین ایسے بیانات اور حوالوں کی نفی یا اسے درست کرنے کے لیے موجود نہ ہوں۔ حتیٰ کہ ریکارڈ شدہ پروگرام میں بھی کم از کم دو معروف علمائے دین کی موجودگی کے بغیر ایسی چیزوں سے گریز کرنا چاہیے۔

ص۔ مذہبی پروگراموں میں در پردہ مذہبی نظریات یا عقائد کو فروغ دینے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔

ض۔ ہر قسم کے تشدد کی حوصلہ شکنی یا اسے مسترد کیا جائے گا اور جہاں ایسا کرنا ممکن نہیں ہو تو پھر ہمیں تشدد کا پرچار کرنے کے متعلق خاموش رہنا چاہیے۔

ف۔ جہاں پر بھی تشدد مذہب سے منتج ہو اور کسی مباحثے میں اس سے گریز نہ کیا جا سکے تو ہمیں یا ماہر کو وضاحت کرنی چاہیے کہ کسی کو قانون اپنے ہاتھوں میں نہیں لینا چاہیے اور صرف ریاست کے منظور شدہ ادارے ہی اس کی منظوری دے سکتے ہیں۔

ک۔ بعض اوقات سوالات کسی کے عقیدے کو ٹھیس پہنچا سکتے ہیں۔ ہمیں لوگوں کے احساسات کے بارے میں محتاط رہنا ہوگا لیکن سوالات اٹھانے کے حق کو بھی اہمیت دینی ہوگی۔ تفریق یا سمجھوتے کے لیے ایسی چیزیں نشر کرنے کی حوصلہ افزائی کرنے کی اجازت دینے سے قبل اندرونی بحث مباحثہ ضروری ہوگا۔ خصوصاً براہ راست نشریات میں۔ مثلاً ایسے سوالات جن سے فاصلے کم کرنے میں مدد ملے، جنہیں سمجھنے کے لیے پوچھا جاتا ہے اور وہ ان جارحانہ سوالات سے مختلف ہیں جن کا مقصد اختلافات اور نفرت کو بڑھانا اور جان بوجھ کر ضرر پہنچانا ہو۔ سیاق وسباق اور سوالات پوچھنے کے ساتھ ساتھ ارادے میں اچھی لائن موجود ہوتی ہے اور اس طرح ایسے حساس سمجھوتے سے پہلے ایڈیٹوریل کمیٹی اور ہیڈ آف ڈپارٹمنٹ سے بامقصد گفتگو ضروری ہوگی۔ جب شک ہو اس پر بحث کریں تاکہ سوچ بہتر بنائی جا سکے۔

16۔ صدر

الف) صدر، عدلیہ، قومی سلامتی یا دفاعی اداروں پر تہمت لگانے کی اجازت نہیں ہے۔

ب) ہم ایسا کچھ بھی نشر نہیں کریں گے جس سے ریاست کے سربراہ، مسلح افواج، عدلیہ، سیکورٹی اور دفاعی اداروں کی شہرت خراب ہو یا ان کا تمسخر اڑایا جائے۔

ج) ہم یقینی بنائیں گے کہ ٹاک شوز میں صدر مملکت کو رسمی انداز میں مخاطب کیا جاتا ہے، غیر رسمی انداز میں نہیں، اور صدر کے عہدے کا احترام کیا جاتا ہے۔ ٹاک شوز کے میزبان ہمارے مہمانوں کو پروگرام کی ریکارڈنگ سے پہلے اور اس کے دوران انہیں یاددہانی بھی کرائیں گے۔ ہم صدر کے عہدے کا احترام دکھائیں گے، انہیں رسمی زبان میں عزت سے مخاطب کر کے اور اپنے شرکا کی بھی حوصلہ افزائی کریں گے کہ وہ بھی ایسا ہی کریں جبکہ ان پر واضح کیا جائے گا کہ عہدے کی عزت کرنے اور اس پر بیٹھے شخص کے درمیان فرق ہے اور ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ عہدے کی عزت کریں۔

د) ہمیں ان کی پالیسیوں کا احترام یا ان سے اتفاق نہیں کرنا ہے اور ان پر تنقید کی جا سکتی ہے لیکن ہمیں ''عہدے کے احترام'' اور ''پالیسیوں سے عدم اتفاق'' کے درمیان فرق کرنے کی ضرورت ہے۔

17۔ مسلح افواج

الف) ہم ایسا کوئی بھی مواد نشر نہیں کر سکتے جو پاکستان کی مسلح افواج کے خلاف الزامات پر مشتمل ہو۔

ب) جتنا ممکن ہو سکے گا ہم مسلح افواج کی حمایت کریں گے اور ان کی کامیابیوں کی خوشی منائیں گے، کیوں کہ ہم انہیں ریاست کا لازمی جز سمجھنے کے ساتھ ساتھ خود مختاری کا ضامن بھی سمجھتے ہیں۔

ج) تاہم، اگر فوج سیاست اور صنعت میں مداخلت کرتی ہے اور آئین پاکستان کی خلاف ورزی کرتی دیکھی جاتی ہے تو پھر میڈیا کو اس کی تمام تفصیلات پر بحث کرنے کا حق ہے، اسی مساوی توازن کے ساتھ جیسا کہ ایک سیاسی اور کاروباری ادارے کا ہو سکتا ہے۔

د) ناقابل قبول مثال:

i۔ فوج ہی نے اس ملک کو تباہ کیا۔

ii۔ سارا فساد فوج کا پھیلایا ہوا ہے۔

iii۔ فوج شمالی علاقوں میں اپنے ہی لوگوں کو مار رہی ہے۔

iv۔فوج شہروں میں تو کارروائی کرتی ہے لیکن سوات جانے میں موت آتی ہے۔

v۔بے غیرت فوج۔

vi۔امریکا کی پٹھو فوج۔

ہ) قابل قبول مثال:

i۔جنرل یحییٰ خان اگر وقت پر فیصلہ کر لیتے تو ملک نہیں ٹوٹتا۔

ii۔فوج کو سیاست میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔

iii۔فوج نے لال مسجد میں جامرز کیوں نہیں لگائے۔

18۔عدلیہ

الف) ہم ایسا کوئی مواد نشر نہیں کر سکتے جو پاکستان کی عدلیہ کے خلاف الزامات پر مشتمل ہو۔

ب) ہم ایسا کوئی پروگرام یا مباحثہ نشر نہیں کریں گے جو توہین عدالت کے مترادف ہو یا عدالتی معاملات پر ہو۔

ج) ہم جہاں تک ممکن ہو سکے گا عدلیہ کی حمایت کریں گے اور اس کی کامیابیوں اور انصاف کو پھیلانے میں اس کے کردار کی خوشی منائیں گے کیوں کہ ہم اسے ریاست کا ایک لازمی جز سمجھتے ہیں۔

د) تاہم، کیس کا فیصلہ ہو جانے کے بعد قانون کے اصولوں کے اطلاق پر رائے زنی اور صاف شفاف تنقید کی جا سکتی ہے۔

ہ) نا قابل قبول مثال:

i۔عدالت نے چمک میں آ کر فیصلہ کیا۔

ii۔پی سی او کے تحت حلف اٹھانے والے جج بے ضمیر ہیں۔

iii۔ہم ان عدالتوں کو نہیں مانتے۔

iv۔صاف نظر آ رہا ہے کہ عدالت کیا فیصلہ کرنے والی ہے۔

و) قابل قبول مثال

i۔عدالتی نظام میں اصلاح ہونی چاہیے۔

ii۔ماتحت عدلیہ میں کرپشن کا خاتمہ ہونا چاہیے۔

iii۔ماتحت عدالتوں میں سینکڑوں افراد نسل در نسل انصاف کی تلاش میں گھومتے رہتے ہیں لیکن انہیں انصاف نہیں ملتا۔

iv۔مقدمے کے دوران عدالتی کارروائی اور جج کے اوپر ذاتی تنقید یا کسی بھی طریقے سے فیصلے پر اثر انداز ہونے کی کوشش کرنا توہین عدالت کے زمرے میں آتا ہے۔

19۔جنوبی ایشیا

الف) ہم ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری کو فروغ دیں گے۔

ب) ہم امن، تجارت، ثقافت اور سیاحت کے متعلق گفتگو کی حمایت کریں گے خصوصاً اپنے پڑوسیوں کے ساتھ۔

ج) ہم جنوبی ایشیا کی بہترین روایات دکھائیں گے، تاریخی علمیت اور موجودہ تقابلی ترقی اخذ کریں گے تاکہ ایک صحت مند مسابقتی جذبہ پیدا کیا جا سکے۔

20۔دوست ممالک

الف) ہم پاکستان کے تمام ملکوں سے تعلقات کا احترام کریں گے۔ تاہم، میرٹ کی بنیاد پر ان کی پالیسیوں پر تنقید کر سکتے ہیں۔ ہمیں ایسی حساس اطلاعات ظاہر کرنے میں بھی محتاط ہونا چاہیے جو ملکی سلامتی کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہیں اور بیرونی تعلقات کو متاثر کر سکتی ہیں۔

ب) نا قابل قبول مثال:

i۔سعودی عرب میں شہزادوں کی بغاوت اور شہزادوں کی طرف سے حقوق نسواں کی تحریک کے متعلق بات نہ کی جائے۔

ii۔سعودی عرب نے پاکستان میں شیعہ سنی فساد کو ہوا دی۔

iii۔مصر نے ہمیشہ پاکستان سے دشمنی کی ہے۔

قابل قبول مثال:

i۔منشیات فروخت کرنے کے جرم میں دو افراد کے سر قلم کر دیے گئے۔

ii۔مصر اور پاکستان کے تعلقات مشکل رہے ہیں مگر اب بہتری ہوئی ہے۔

21۔خودمختاری

جیو اس بات کو یقینی بنائے گا کہ:

الف) کوئی بھی ثالث (moderator)، اینکر پرسن یا میزبان کسی ایسی رائے یا سرگرمیوں کا پروپیگنڈا نہیں کرے گا جو پاکستان کی ریاست، اس کی خودمختاری اور پاکستان کی سلامتی کو خطرے میں ڈالنے کا باعث بنے۔

ب) پاکستان کی خودمختاری کو لاحق خطرات کو اجاگر کرنے والی ایسی بحث اور گفتگو جو ان خطرات کو کم کرنے کے ارادے سے کی جائے اس کی حوصلہ افزائی کی جائے گی اور اسے ایک قومی خدمت سمجھا جائے گا۔

ج) بیرونی ممالک اور نیوز ایجنسیوں سے موصول ہونے والے مواد اور فوٹیجز کو احتیاط سے مانیٹر کیا جائے گا تاکہ اسے ہمارے قومی مفاد کے خلاف استعمال نہ کیا جا سکے۔ تاہم، مواد کو بحث اور مباحثوں کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے، اس خیال سے کہ کسی سنگین خطرے کو زائل کیا جا سکے۔

22۔رائے

اپنے ناظرین کو اطلاعات اور معلومات فراہم کرنے سے ان کی زندگی میں بہتری آتی ہے۔ اطلاعات سے انہیں اپنی رائے بنانے میں مدد ملتی ہے۔ اگرچہ، نیوز نیٹ ورک کی حیثیت سے ہم حقائق کو رائے پر فوقیت دیتے ہیں تاہم رائے بھی اہمیت کی حامل ہوتی ہے کیونکہ وہ نہ صرف اطلاعات کی قدر کو بڑھاتی ہے بلکہ ایک ایسے معاشرے میں جہاں پر حقائق کا تعین کرنا مشکل ہے، آراء سے بحث کو فروغ حاصل ہوتا ہے اور حقائق کو باہر نکالنے میں مدد ملتی ہے۔ ''حقیقت اور رائے'' کے پیچیدہ تعلق کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارے پروگراموں میں رائے سے نمٹتے ہوئے ذیل میں دیے گئے رہنما خطوط پر عمل کرنا ہوگا:

الف) ہمیں یہ یقینی بنانا چاہیے کہ جس مسئلے پر اظہار خیال کیا گیا ہے وہ صاف شفاف ہے، دو طرف کے یا اہم موقف کا اظہار کر دیا گیا ہے اور رائے کا تنوع پیش کیا گیا ہے اور کسی ایک سوچ کو غیر ضروری اہمیت نہیں دی گئی۔

ب) وہ معاملہ جس پر اظہار خیال کیا گیا ہے وہ عوامی مفاد میں ہے۔

ج) ہمیں اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ رائے کے اظہار کی آزادی کو حقیقت کی توثیق سمجھنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ رائے کو واضح طور پر ہر قیمت پر حقائق سے الگ ہونا چاہیے۔ ہم اپنے ناظرین کو معصومیت کے ساتھ رائے کو حقیقت سمجھنے سے بچانے کے لیے اعلان لاتعلقی (disclaimer) اور یاد دہانیوں کے ذریعے ان کا تحفظ کریں گے۔

د) کوئی ایسی رائے نہیں دینی چاہیے جسے مساوی اہمیت رکھنے والے مہمانوں کی جانب سے سامنا، مخالفت یا چیلنج نہیں کیا گیا۔ اس لیے ہم شوز میں ہم خیال مہمانوں کو مدعو نہیں کر سکتے۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ ہم اس نقطہ نظر کو متوازن بنائیں اور اپنی غیر جانبدار ادارتی پالیسی برقرار رکھیں۔ ہمارے پریزینٹرز، رپورٹرز اور نامہ نگار عوامی چہرے اور جیو کی آوازیں ہیں۔ وہ ہماری غیر جانبداری کے تصورات پر خاصا اثر ڈال سکتے ہیں اور رہنما خطوط پر ان کا عمل کرنا ضروری ہے۔

نیلا پیلا بیان: آپ کو اپنی رائے رکھنے کا پورا حق ہے، ہم آپ کے اس حق کا احترام کرتے ہیں لیکن جیو فلاسفی کے تحت ناظرین کو یہ حق ہے کہ انہیں ذاتی رائے اور حقائق کے درمیان فرق بتایا جائے۔ ہمارے میزبان رپورٹرز اور نمائندے جیو کی آواز ہیں اور وہ غیر جانبداری پر اثر ڈال سکتے ہیں لہٰذا رہنما خطوط پر عمل کرنا ضروری ہے۔

ہ) جب ہم خاص طور پر اپنے پروگرام یا پیپر میں اپنے گروپ سے کسی کو بطور مہمان مدعو کرتے ہیں تو ہمیں ان سے کہنا چاہیے کہ وہ ترک دعویٰ دیں یا ہمیں ان کی طرف سے ترک دعویٰ دینا چاہیے جس میں واضح کیا گیا ہو کہ ان کی رائے آزاد حیثیت میں دی جا رہی ہے اور یہ ادارے کی رائے نہیں ہے۔

و) ہمیں اس بات کو یقینی بنانا ہو گا کہ ہمارے صحافی اور پیش کار بشمول نیوز اور کرنٹ افیئرز سے وابستہ افراد، روٹین کی نشریات میں ذاتی رائے نہیں دیں گے (جو ذاتی تعصب اور خیالات پر مبنی ہو) جو کہ جیو کی غیر جانبداری میں عوامی اعتماد کو ٹھیس پہنچا سکتے ہیں، جو کہ ہمارا اپنے ناظرین سے کیا گیا وعدہ ہے اور ہم اسے کسی قیمت پر نہیں توڑ سکتے۔

ز) ہمیں اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ ہمارے نیوز کاسٹرز ''براہ راست اہم فیصلوں'' سے گریز کریں گے۔ تابع فعل (adverb) اور اسم صفت (adjective) اہم فیصلوں پر منتج ہوتے ہیں اور وہ ناظر کی سمجھ سے مطابقت نہیں رکھتے، تاوقتیکہ یہ ایک قابل شناخت سیاسی گفتگو کا پروگرام ہے، ہم رائے کا پرچار یا پیش گوئی نہیں کر سکتے، ہم خبر دیتے ہیں، جیسے وہ ہوتی ہے اور اصل خبروں کو رائے زنی یا تجزیے پر سبقت حاصل ہونی چاہیے۔

i) ہم اپنے سیاسی مباحثوں میں بھی، جب ہمارے میزبان کی جانب سے رائے دی جا رہی ہو، وہ نہ صرف حقیقت اور رائے کے درمیان فرق کی نشاندہی کریں گے بلکہ اس بات کو بھی یقینی بنائیں گے کہ انہوں نے خود دونوں قسم کی رائے دینے کی کوشش کی۔ مثال۔۔۔ میرا یہ خیال ہے۔۔۔ میری رائے میں۔ ہمارے رائے پر مبنی پروگراموں کے پروموز (promos) میں بھی ترک دعویٰ دیا جانا چاہیے جس میں واضح طور پر نشاندہی کی گئی ہو کہ وہ اظہار خیال والے سیاسی پروگرام ہیں۔

ز) اعلان لاتعلقی کو پرومو (promo) کے آغاز، پرومو کے دوران اور آخر میں اسکرول (scroll) کے طور پر دیا جائے گا۔ مزید یہ کہ آغاز اور اختتام کے دوران اس کی جانب زبانی اشارہ دیا جائے گا۔

i۔ ترک دعویٰ پروگرام سے پہلے:

اپنے ناظرین کو اطلاعات اور معلومات فراہم کرنے سے ان کی زندگی میں بہتری آتی ہے۔ اطلاعات سے انہیں اپنی رائے بنانے میں مدد ملتی ہے۔ ہم حقائق کو رائے پر فوقیت دیتے ہیں تاہم رائے بھی اہمیت کی حامل ہوتی ہے کیونکہ وہ نہ صرف اطلاعات کی قدر کو بڑھاتی ہے بلکہ ایک ایسے معاشرے میں جہاں پر حقائق کا تعین اور ان تک رسائی مشکل ہوتی ہے، رائے کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ رائے کو حقائق کے طور پر مت لیں۔

ii۔ اگر بہت زیادہ منفی پوائنٹس دیے جا رہے ہوں تو BLOOMBERG 'استعمال کیا جائے گا۔ یہ مثبت شماریات کو محدود کر دے گا: تنقید کا مقصد مایوسی پھیلانا نہیں بلکہ اسے ایک ایسی قدر کے طور پر استعمال کرنا جو زندگیوں میں بہتری لائے اور مسائل حل کرے۔ ہم تصویر کے مثبت کے ساتھ ساتھ منفی رخ پیش کرنے کی بہترین کوشش کریں گے۔ تاہم، بے خبری ان مسائل کو حل نہیں کر سکتی جو معلومات سے منتھی ہوتے ہیں۔ جان کر جیو۔